ملک اسلام کی ٹیکنالوجی اختراعات، تعلیمی اصلاحات اور عوامی مفاد کا سنگم

ڈاکٹر یاسر ہمدانی کا ملائشیا کے شہر کوالالمپور میں 100 ملک کے 2.5 ارب مسلمانوں کو درپیش مشترکہ چیلنجوں پر مبنی اہم خطاب

ڈاکٹر یاسر ہمدانی / ایڈیٹر ہمدرد نامہ

کوالالمپور، ملائشیا — ملائشیا کے شہر کوالالمپور میں قائم ایک جدید کانفرنس ہال میں جب ڈاکٹر یاسر ہمدانی مائیکروفون کے سامنے کھڑے ہوئے تو سامعین میں بیٹھے 100 ممالک کے مندوبین ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئے۔ یہ خاموشی کسی رسمی تعریف کی نہیں تھی، یہ اس بات کی تھی کہ ایک ایسا مقرر سامنے آیا ہے جو اعداد، ٹیکنالوجی اور تعلیم کی زبان میں امت کے درد کو بیان کر رہا ہے۔ ڈاکٹر یاسر ہمدانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ دنیا کے 2.5 ارب مسلمان صرف آبادی کے اعداد نہیں ہیں، وہ ایک ایسی منڈی ہیں جو ہر سال ٹیکنالوجی، تعلیم اور صحت پر اربوں ڈالر خرچ کرتی ہے، وہ ایک ایسی افرادی قوت ہیں جو نوجوان ہے اور سیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور وہ ایک ایسی امت ہیں جو اگر اپنے وسائل کو ایک دوسرے سے جوڑ لے تو عالمی فیصلوں میں اپنی آواز کو مؤثر بنا سکتی ہے۔

ڈاکٹر یاسر ہمدانی نے اپنے خطاب کا آغاز اس سوال سے کیا کہ آج کا مسلمان طالب علم کیا خواب دیکھتا ہے اور اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے راستے میں کون سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نوجوان ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں، انجینئر بننا چاہتے ہیں، کاروبار کرنا چاہتے ہیں، لیکن ان کے سامنے راستے اتنے کم اور فیسیں اتنی زیادہ ہیں کہ خواب ادھورے رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف معاشی نہیں، یہ امت کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔

(مکمل متن صفحہ 4 پر)

ڈاکٹر یاسر ہمدانی کا خطاب ملائشیا کے شہر کوالالمپور میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہال میں جاری ہے۔ ہال میں 100 ممالک کے مندوبین موجود ہیں۔ ڈاکٹر یاسر ہمدانی کا موضوع ہے: ٹیکنالوجی، تعلیم اور امت کا مستقبل۔ ڈاکٹر یاسر ہمدانی کا خطاب ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ ہال میں موجود مندوبین نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ یہ رپورٹ ڈاکٹر یاسر ہمدانی کے خطاب کے اہم نکات پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر یاسر ہمدانی نے اپنے خطاب کا آغاز ایک سوال سے کیا۔ انہوں نے کہ